سوال

(181) آغاخانیوں، قادیانیوں، شیعوں اور عیسائیوں کے ساتھ تعلق رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آغاخانیوں، قادیانیوں، شیعوں اور عیسائیوں کے ساتھ تعلق رکھنے کے بارے میں کیا ان کے ساتھ کاروبار کرنا لین دین کا سلسلہ کرنا، ان کی دعوتوں پر جانا ان کو اپنے گھر یا ہوٹل پر بلوانا جائز ہے کہ ناجائز؟

بعض احباب ان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں آپ بتائیں کہ ہم ان کو کونسی کتب دیں؟ کہ وہ ان سے قطع تعلق کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ سوال میں مذکور لوگوں سے تجارتی تعلقات خرید وفروخت یا لین دین کرنے کا کوئی حرج نہیں، بعض احادیث میں ہے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں سے کاروبار کو روا رکھا ہے بلکہ بذات خود ان سے معاملہ کیا ہے چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

«ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتریٰ طعاما من یہودي الی اجل ورہبہ درعا من حدید» (1)

(باب من اشتری فی الدین... وباب من رھن درعہ)

لیکن ان میں بنیادی شرط یہ ہے کہ ان کے حرام کاروبار کو تقویت پہنچانا مقصود نہ ہو۔ ''بلوغ المرام'' میں بحوالہ طبرانی اوسط بسند حسن حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص انگور کاٹنے کے دنوں میں انگور بند رکھے یہاں تک کہ شراب بیچنے والے کے پاس فروخت کرے تو وہ دیدہ دانستہ آگ میں گھسا۔ (2) (کتاب البیوع)

اور ''سبل السلام'' میں بحوالہ ''شعب الایمان'' روایت یوں نقل کی ہے: ''جو شخص انگوروں کو بند رکھے یہاں تک کہ کسی یہودی نصرانی کے پاس فروخت کرے جس کی بابت اس کو علم ہے کہ وہ اس کی شراب بنائے گا تو اس نے دیدہ دانستہ آگ دوزخ کی طرف پیش قدمی کی۔'' (3)

البتہ عمومی تجارت حلت اور حرمت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جو مسلمانوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو اس کا جواز ہے اور اگر کسی صورت مسلمانوں پر ضرر کا اندیشہ ہو تو اس سے بچنا چاہیے۔ جیسے غیر مسلموں کو اسلحہ وغیرہ کی فروخت ہے۔ اس کے باوجود احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ حتی المقدور ایک مسلم کو چاہیے کہ مسلم سے ترجیحی بنیادوں پر کاروبار کو وسعت دے۔ جب کہ غیر مسلم کا معاملہ ثانوی حیثیت میں رکھے اور جہاں تک دعوتوں وغیرہ کی صورتوں میں ان لوگوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی بات ہے سو یہ کسی صورت بھی جائز

نہیں قرآن مجید میں ہے :

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذوا عَدُوّى وَعَدُوَّكُم أَولِياءَ تُلقونَ إِلَيهِم بِالمَوَدَّةِ وَقَد كَفَروا بِما جاءَكُم مِنَ الحَقِّ ... ١ سورة الممتحنة

"مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں۔"

موضوع ہذا پر تفصیلی گفتگو اس سے پہلے "الاعتصام" میں شائع ہو چکی ہے۔ ان لوگوں کے لئے موضوع سے متعلق جملہ اہل اسلام کی کتابیں مفید ہیں۔ بالخصوص تصانیف مولانا ثناء اللہ امرتسری اور علامہ ظہیر اور علامہ رحمت اللہ ہندی کیرانوی بازار میں بہ آسانی دستیاب ہیں۔

2۔ ہر وہ کاروبار جو منشاء شریعت کے منافی ہو اس کو اختیار کرنا حرام ہے۔ عام طور پر اصول فساد چار بیان کئے جاتے ہیں۔

1۔ ہو وہ شے جو بذاتہ حرام ہو جیسے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب مردار خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ (4)

2۔ بیاج کی تمام شکلیں حرام ہیں۔ ان کا تعلق قرض سے ہو یا بیوع وغیرہ سے۔

3۔ غرر کی بے شمار ایسی صورتیں ہیں جن کو محض دھوکے کی بناء پر شریعت نے حرام کیا ہے۔ مثلاً دوڑے ہوئے غلام کی بیع (1) یا ہوا میں اڑتے ہوئے پرندوں کی بیع (2) وغیرہ وغیرہ۔

4۔ ہر وہ شرط جس کا تعلق ربا اور غرر دونوں سے ہے یا دونوں میں سے کسی ایک سے ہے۔

ان امور کی جملہ تفصیل معلوم کرنے کے لئے "کتاب احادیث" میں "فرامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتب فقہ" میں اقوال آثار فقہائے کرام کی طرف رجوع فرمائیں۔

1۔ صحيح البخاري كتاب الجهاد باب ما قيل في درع النبي صلى الله عليه وسلم (٢٩١٦) والمغازي رقم الباب (٨٧) ح (٤٤٦٦) عن عائشة رضي الله عنها

2۔ بلوغ المرام رقم (804) الطبراني (171`٦/170) (٥٣٥٢) الاوسط مجمع البحرين (١٩٨٤) الضعيفة (١٢٦٩) فيه الحسن ابن مسلم المروزي التاجر قال الباني: ''باطل'' وقال الذهبي: ''اتى بخبر موضوع في الخمر'' ثم ذكر هذا الحديث ميزان الاعتدال (١/٥٢٣)

3۔ شعب الايمان (٥/١٧) (٥٦١٨) للبيهقي

4۔ صحيح البخاري كتاب البيوع باب بيع الميتة والاصنام (٢٢٣٦) صحيح مسلم كتاب المساقاة باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام (٤-٤٨)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص490

محدث فتویٰ